102802- نماز جنازہ ادا کرنے سے قبل فوت شدہ کے لیے دعا کرنے کی عادت

سوال

ہمارے ہاں یہاں لیبیا میں اور خاص کر ہمارے گاؤں میں میت کو دفن کرنے اور نماز جنازہ کی صفیں برابر کرتے وقت اور امام کا نماز جنازہ پڑھانے کے لیے صف سے نکلنے کے وقت علاقے کا چوہدری یا کوئی اور بڑا شخص میت کے لیے دعا کرتا ہے اور اس کے متعلق بتاتا ہے کہ آیا مرد ہے یا عورت اور پھر بلند آواز سے دعا کرتا ہے اس کے بعد نماز جنازہ پڑھائی جاتی ہے، بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ عادت بدعت ہے اس سے چھٹکارا اور خلاصی ضروری ہے، لیکن بعض لوگ اس پر پابندی سے عمل کرتے ہیں اور چھوڑنا نہیں چاہتے...

مجھے یہ ساری دعا تو یاد نہیں لیکن اس کا کچھ حصہ درج ذیل ہے :

"اللهم اغفر لجميع موتى المسلمين ، وإن دار الدنيا هي دار ممر ، والآخرة هي دار المستقر ، وإنه –رجلا أو امرأة– اللهم اغفر –لها أو له–، وارحمه ، وتجاوز عن سياته"

اس طرح کی دعا کرتے ہیں، میں یہاں فتنہ اور اختلاف پیدا ہونے کے ڈر سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس سوال کا جواب ضرور دیں؟

پسندیدہ جواب

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ نماز جنازہ سے قبل یا فورا بعد اجتماعی دعا کی عادت یعنی ایک شخص دعا کرے اور دوسرے آمین کہیں سنت کی بجائے بدعت کے زیادہ قریب ہے، اس کے بدعت ہونے کے کئی ایک دلائل ہیں :

1 نہ تو ایسا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور نہ ہی کسی صحابی سے اور نہ ہی اہل علم میں سے کسی نے یہ عمل کیا، اور جو ایسا ہو تو اس میں اصل توقف ہے تا کہ کہیں گناہ اور بدعت میں نہ پڑ جائے اور دین میں زیادتی کا باعث نہ بنے جائے، مزید آپ سوال نمبر (11938) کے جواب کا مطالعہ کریں.

2 اس کو اس سے بھی تقویت ملتی ہے کہ نماز جنازہ تو مشروع ہی میت کی دعا کے لیے ہوا ہے، جیسا کہ عز بن عبد السلام رحمہ اللہ کا کہنا ہے : نماز جنازہ کا سب سے بڑا مقصد دعا کی قبولیت ہے" انتہی

دیکھیں : قواعد الاحکام (44).

اس لیے نماز جنازہ سے قبل یا اس کے بعد دعا کی زیادتی کرنا نماز جنازہ میں زیادتی ہے، اور یہ جائز نہیں، جس طرح فرضی نماز سے قبل یا بعد رکوع یا سجود کی ایجاد کرنا جائز نہیں ہے تو نماز جنازہ کی حالت بھی اسی طرح ہے.

3 سنت نبویہ سے ثابت ہے کہ نماز جنازہ میں میت کے لیے پورے اخلاص کے ساتھ زیادہ سے زیادہ دعا کی جائے. جس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا :

"جب تم نماز جنازہ ادا کرو تو میت کے لیے پورے اخلاص کے ساتھ دعا کرو"

سنن ابو داود حدیث نمبر (3199) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور ابو ابراہیم الاشہلی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے فرمایا:

"جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ پڑھاتے تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

"اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا ، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا ، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا"

اے اللہ ہمارے زندہ اور ہمارے فوت شدگان، اور ہمارے حاضر اور ہمارے غائب، اور ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے، اور ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کو بخش دے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1024) ترمذی نے اسے حسن صحیح اور علامہ البانی نے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے.

اور یزید بن عبد اللہ بن رکانہ بن مطلب بیان کرتے ہیں کہ:

"جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ پڑھاتے تو آپ یہ دعا کرتے:

"اللهم عبدک وابن أمتک، احتاج إلى رحمتک، وأنت غني عن عذابه، إن كان محسنا فزد في إحسانه، وإن كان مسيئا فتجاوز عنه"

اے اللہ یہ تیرا غلام اور تیری بندی کا بیٹا تیری رحمت کا محتاج ہے، اور تو اسے عذاب دینے سے غنی ہے، اگر تو یہ اچھا اور نیک تھا تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر یہ گنہگار تھا تو اس کے گناہوں سے درگزر فرما"

اسے امام حاکم نے المستدرک (511/1) میں روایت کیا اور اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے، اور امام ذہبی نے اس سے سکوت اختیار کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے احکام الجنائز (159) میں صحیح قرار دیا ہے.

دیکھیں یہ احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ میں میت کے لیے دعا کا کس طرح وصف بیان کر رہی ہیں، نہ تو نماز جنازہ سے قبل اور نہ ہی نماز جنازہ کے فورا بعد دعا کا ثبوت ملتا ہے.

4 پھر نماز جنازہ کے بعد یا قبل اجتماعی دعا میں دو خرابیاں پائی جاتی ہیں:

پہلی خرابی:

سنت پر عمل سے کوتاہی، کیونکہ جو نماز جنازہ سے قبل دعا میں مشغول ہو گا تو وہ نماز جنازہ میں دعا کرتے وقت کوتاہی کریگا، اور جو شخص نماز جنازہ کے بعد دعا کا انتظار کریگا تو وہ نماز جنازہ میں دعا مانگنے میں جلدی کریگا، اس کی عادت اپنانے والا شخص آج ایسے ہی کر رہا ہے، کہ ابھی نماز جنازہ کی پہلی تکبیر ہی ہوتی ہے اور اس کے فورا بعد دوسری اور تیسری کہہ دی جاتی ہے تا کہ سلام پھیری جا سکے، اور میت کے لیے چند ایک دعائیہ کلمات ہی کہے جاتے ہیں اگر اس کے ساتھ صدق دل اور حاضر عقل نہ ہو تو ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا.

اور یہ بالکل حسان بن عطیہ رحمہ اللہ کے قول کے مصداق ہے:

"جو قوم بھی اپنے دین میں کوئی بدعت ایجاد کر لیتی ہے تو اللہ تعالی اس طرح کی سنت اس سے اٹھا لیتا ہے، پھر قیامت تک وہ ان میں واپس نہیں کرتا" انتہی

دیکھیں: سنن دارمی (58/1) وہ کہتے ہیں ہمیں ابو المغیرہ نے اور انہوں نے اوزاعی سے اور انہوں نے حسان سے بیان کیا، اور اس کی سند صحیح ہے۔

دوسری خرابی:

اس سے مشقت حاصل ہوتی ہے، لوگ میت کو دفن کرنے کے لیے بہت لمبا وقت انتظار کرتے ہیں، اور میت کے لیے دفن کے بعد اس کے لیے بخشش طلب کرنا، اور پھر اہل میت کی حالت کا خیال کرنا، لہذا نماز جنازہ سے قبل یا بعد دعا کے لیے اکٹھے ہونا ان سب امور کے ساتھ ظاہرا مشقت پائی جاتی ہے۔

عز بن عبد السلام کہتے ہیں:

"اگر یہ کہا جائے کہ: نماز جنازہ تکرار کے ساتھ ادا کرنا کیوں واجب نہیں کیا گیا حتی کہ قبولیت کا گمان غالب ہو جائے؟

ہم کہتے ہیں: تکرار سے نہیں ہوگا کیونکہ تکرار میں مشقت ہے، اور اس میں غلبہ ظن کا کوئی ضابطہ اور اصول نہیں" انتہی

دیکھیں: قواعد الاحکام (45).

5 آخر میں یہ ہے کہ: بدعات کے باب میں قاعدہ اور اصول وہی ہے جو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ کا قول ہے:

"سنت نبویہ پر اقتصار کرنا بدعات کی کوشش سے بہتر ہے"

دیکھیں: معجم الطبرانی الکبیر (208/10).

لہذا اگر لوگ ثابت شدہ سنت پر عمل کرینگے تو یہ بہتر ہے کہ کسی ایسے معاملہ میں کوشش کی جائے جس کی بنا پر بدعات میں پڑھنے کا خدشہ ہو، اور یہ عظیم کلمہ ہے جو سنت اور بدعت کے موضوع کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے کافی ہے۔

مستقل کمیٹی کا ایک فتوی ہے جس میں نماز جنازہ کے بعد دعا کرنے کی ممانعت کی گئی ہے کیونکہ بعض ممالک میں نماز کے بعد دعا کی عادت ہے اس طرح نماز جنازہ سے قبل کی دعا میں قیاس کیا جا سکتا ہے:

سوال:

نماز جنازہ کے بعد متصل اجتماعی دعا میں اختلاف پایا جاتا ہے کچھ لوگ اسے بدعت قرار دیتے ہیں کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں، اور فقہاء نے اس کے عدم جواز کی صراحت کی ہے، اور ایک گروہ اس کو مستحب اور سنت قرار دیتا ہے یہ بتائیں کہ حق پر کون ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

"دعا عبادات میں سے ایک عبادت ہے، اور عبادات توقیف پر مبنی ہیں، اس لیے کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ ایسی عبادت کرے جو اللہ نے مشروع نہیں کی، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں کہ نماز جنازہ سے فارغ ہو کر صحابہ کرام کے ساتھ مل کر دعا مانگی ہو۔

بلکہ یہ ثابت ہے کہ جب دفن کے بعد قبر برابر کرلی جاتی تو آپ فرماتے :

" اپنے بھائی کے لیے بخشش اور ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ اس وقت اس سے سوال کیا جارہا ہے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (3221).

اوپر جو بیان ہوا ہے اس سے واضح ہوا کہ نماز جنازہ سے فارغ ہوکر اجتماعی دعا کرنا جائز نہیں، بلکہ یہ بدعت ہے " انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (16/9).

آخر میں ایک تنبیہ یہ ہے کہ نماز جنازہ سے قبل یا بعد میں اجتماعی دعا کی عادت بنانا ممنوع ہے، کیونکہ یہ عبادت میں ظاہری طور پر زیادتی ہے، لیکن کسی انفرادی شخص کی نماز سے قبل یا بعد یا دفن کے دوران دعا کرنے میں کوئی حرج اور گناہ نہیں، بلکہ امید ہے کہ اللہ تعالی اس کی دعا قبول کرے گا اور اس کی شفارش قبول ہو.

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" نماز جنازہ کی سلام کے بعد میت کے لیے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ یہ دعا اجتماعی شکل میں نہ ہو کیونکہ ایسا کرنا بدعت ہے " انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی سوال نمبر (898).

واللہ اعلم.